بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رَبِّ اَفْضِلْ بِیَدِ یُوتِیہِ مَنْ یَّشَاءُ مِنْ عِبَادِکَ بَعْثَاتٍ بِمَا مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر
روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۲۰ ظہور ۱۳۴۴ ہش ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ ۲۴ اگست ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۸۸

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو مشکل کسی تدبیر سے حل نہ ہوتی ہو اللہ تعالیٰ دعا کے ذریعہ اسے آسان کر دیتا ہے

مَیں سچ کہتا ہوں دعا بڑی اثر والی چیز ہے کوئی مشکل ایسی نہیں جو اس سے حل نہ ہوتی ہو

"اسی طرح پر اور تدابیر کرنے والے ہیں مثلاً زراعت کرنے والے اور یہ حرفت کرنے والے وہ خوب جانتے ہیں کہ ان تدابیر کی وجہ سے انہوں نے فائدہ اٹھایا ہے اور اشیاء میں مختلف اثر دیکھے ہیں۔ پھر جبکہ ان چیزوں میں تاثیرات موجود ہیں تو کیا وجہ ہے کہ دعاؤں میں جو وہ بھی مخفی اسباب اور تدابیر ہیں اثر نہ ہوں؟ اثر ہیں اور ضرور ہیں لیکن تھوڑے لوگ ہیں جو ان تاثیرات سے واقف اور آشنا ہیں اس لئے انکار کر بیٹھتے ہیں۔ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ چونکہ بہت سے لوگ دنیا میں ایسے ہیں جو اس نقطہ سے جہاں دعا اثر کرتی ہے دور رہ جاتے ہیں اور وہ تھک کر دعا چھوڑ دیتے ہیں اور خود ہی یہ نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ دعاؤں میں کوئی اثر نہیں ہے۔ مَیں کہتا ہوں کہ یہ تو ان کی اپنی غلطی اور کمزوری ہے۔ جب تک کافی وزن نہ ہو خواہ زہر ہو یا تریاق اس کا اثر نہیں ہوتا۔ کسی کو بھوک لگی ہوئی ہو اور وہ چاہے کہ ایک دانہ سے پیٹ بھر لے۔ یا تولہ بھر غذا کھا لے تو کیا ہو سکتا ہے کہ وہ سیر ہو جاوے؟ کبھی نہیں۔ اسی طرح جس کو پیاس لگی ہوئی ہے ایک قطرہ پانی سے اس کی پیاس کب بجھ سکتی ہے۔ بلکہ سیر ہونے کے لئے چاہیئے کہ وہ کافی غذا کھاوے اور پیاس بجھانے کے واسطے لازم ہے کہ کافی پانی پیوے تب جا کر اس کی تسلی ہو سکتی ہے۔

اسی طرح پر دعا کرتے وقت بے دلی اور گھبراہٹ سے کام نہیں لینا چاہیئے اور جلدی ہی تھک کر نہیں بیٹھنا چاہیئے بلکہ اس وقت تک ہٹنا نہیں چاہیئے جب تک دعا اپنا پورا اثر نہ دکھائے جو لوگ تھک جاتے اور گھبرا جاتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں کیونکہ یہ محروم رہ جانے کی نشانی ہے۔ میرے نزدیک دعا بہت عمدہ چیز ہے اور مَیں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں خیالی بات نہیں جو مشکل کسی تدبیر سے حل نہ ہوتی ہو اللہ تعالیٰ دعا کے ذریعہ اسے آسان کر دیتا ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے۔ بیماری سے شفا اس کے ذریعہ ملتی ہے۔ دنیا کی تنگیاں مشکلات اس سے دور ہوتی ہیں۔ دشمنوں کے منصوبے سے یہ بچا لیتی ہے۔ اور وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو پاک یہ کرتی ہے اور خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان یہ بخشتی ہے۔ گناہ سے نجات دیتی ہے اور نیکیوں پر استقامت اس کے ذریعہ سے آتی ہے۔ بڑا ہی خوش قسمت وہ شخص ہے جس کو دعا پر ایمان ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کو دیکھتا ہے اور خدا تعالیٰ کو دیکھ کر ایمان لاتا ہے کہ وہ قادر کریم خدا ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۶۴ تا ۲۶۶)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

- محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب -

ربوہ ۱۹ اگست بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کو اعصابی کمزوری اور کچھ گھبراہٹ رہی۔ رات بھی بے چینی رہی۔ دوائی سے نیند آئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

- مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے شعبہ تربیت کے زیر اہتمام ۲۱ اگست تا ۲۷ اگست ہفتہ تربیت منایا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں مجالس کی راہنمائی کے لئے جو نوٹس تیار کئے گئے ہیں وہ جملہ مجالس کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔ مجالس کو چاہیئے کہ ان کی مدد سے اہتمام کے ساتھ اس ہفتہ تربیت کو منانے کا انتظام کریں اور اپنی کارگزاری سے مرکز کو بھی مطلع کریں۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

- سالانہ اجتماع کے موقعہ پر جو لجنات اپنی نمائندگان اور زائرات بھجوائیں ان کے پاس اپنی لجنہ کی طرف سے جاری کردہ شناختی کارڈ ہونا نہایت ضروری ہے۔ اپنی سالانہ رپورٹ بھجواتے وقت اس کی دو کاپیاں دفتر میں بھجوائیں۔

(آفس سیکرٹری دفتر لجنہ اماء مرکزیہ)

- ربوہ ۱۹ اگست۔ مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ کو اصل مرض سے تو بفضلہ تعالیٰ آرام ہے لیکن دوران علاج ٹیکہ کی خرابی کی وجہ سے ایک ٹانگ سوج گئی ہے۔ جس میں درد کی شدید تکلیف ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

- سیدنا حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں:۔ "امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"

(دفتر امانت)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۶۵ء

عقیدۂ نزولِ مسیحؑ کے نقصانات

(۲)

"صدق" کے فاضل مراسلہ نگار کی یہ بات تو سولہ آنے درست ہے کہ جب دوسرے اہل علم حضرات بھی اس بات کے قائل ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح ابن مریم امت محمدیہ میں نازل ہو کر اس کی راہ نمائی کریں گے اور کہ وہ اس صورت میں بھی نبی ہی ہوں گے۔ تو پھر ان کا کیا حق ہے کہ وہ احمدیوں پر اعتراض کریں کہ انہوں نے ختم نبوت کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور ایک نبی کو بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مان لیا ہے۔ پھر مراسلہ نگار کا یہ کہنا بھی صحیح ہے کہ جب ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ جیسے علامہ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی کہ اگر صاحبزادہ ابراہیم زندہ رہتے تو وہ نبی ہوتے یہ تشریح کی ہے کہ اگر آپ کے صاحبزادہ زندہ ہوتے تو نبی ہوتے تو یقیناً آپ غیر تشریعی نبی ہوتے اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوتے اور آپ کی آوردہ شریعت کے پابند ہوتے تو ایسی صورت میں احمدیوں کو کس طرح مورد الزام ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ اگر وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اس قسم کا نبی مانتے ہیں۔ یہاں تک تو فاضل مراسلہ نگار کی بات صحیح ہے۔ اور ایسی ہے کہ جس پر معترض اہل علم حضرات کو غور کرنا چاہیئے۔

یہی وہ باتیں ہیں جن کی طرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے علماء نے معترضین کی توجہ شروع ہی سے دلائی ہے مگر افسوس ہے کہ ان لوگوں نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ اور احمدیوں کو صرف الزام ٹھہراتے چلے آئے ہیں اور افسوس یہ ہے کہ نہ صرف اعتراض ہی کرتے چلے گئے ہیں بلکہ ان باتوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ حالانکہ جیسا کہ فاضل مراسلہ نگار نے واضح کیا ہے۔ وہی اعتراض جو لوگ جماعت احمدیہ پر کرتے ہیں۔ خود ان کے اپنے عقیدہ پر بھی اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ خطرناک صورت میں وارد ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے پہلے یہاں تک تو فاضل مراسلہ نگار کی بات سولہ آنے صحیح ہے اور ہمیں امید ہے کہ آئندہ جماعت احمدیہ پر ان عقائد کی حد تک سنجیدہ اور منصف مزاج اہل علم حضرات یہ اعتراض کرنے سے باز رہیں گے۔ مگر فاضل مضمون نگار کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ اگر حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی حیات اور نزول سے انکار کر دیا جائے تو احمدیت کا نخست ہو کر مقابلہ کرنا آسان ہے۔ اس معاملہ میں سب سے بڑی رکاوٹ جو ہے وہ یہ ہے کہ آخری زمانہ میں ایک مسیح کی آمد سے آپ انکار کر ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ یہ عقیدہ احادیث اور قرآن کریم کے نہ صرف یہ کہ مخالف نہیں ہے بلکہ احادیث میں اس کثرت سے اس کو بیان کیا گیا ہے۔ اور قرآن کریم میں اس کی صریح نصوص موجود ہیں کہ کوئی قدیم و جدید عالم اس سے انکار نہیں کر سکتا۔

یہ درست ہے کہ بعض لوگوں نے ان عقائد سے انکار کر کے بھی احمدیت کا مقابلہ کیا ہے۔ مگر ان میں سے ایک یعنی علامہ اقبال مرحوم کا واقعہ تو آپ گزشتہ قسط میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ یہاں ہم وہ صحیح الفاظ نقل کرتے ہیں جو علامہ مذکور نے اہل علم حضرات کے ایک وفد سے کہے اور لکھ کر دے دیئے تھے۔

"میرے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر زندہ موجود ہونا عقلاً محال نہیں ..... میں نے اپنے کسی مضمون میں حضرت مسیح کی آمد ثانی کے متعلق موافق یا مخالف خیال کا اظہار نہیں کیا۔ نہ کہیں یہ لکھا ہے کہ یہ عقیدہ اپنی اصلیت میں مجوسی ہے۔" محمد اقبال لاہور
۵ جولائی ۱۹۳۶ء

(اشتہار جماعت المسلمین چوبٹہ مفتی باقر لاہور)

یہ عبارت جماعت المسلمین چوبٹہ مفتی باقر لاہور نے ایک قدآور اشتہار میں شائع کر کے تمام شہر میں مشتہر کی۔

ہم یہاں صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ اہل علم حضرات کے نزدیک حیات مسیح اور اس کی آمد ثانی کا عقیدہ اتنا گہرا دلوں میں گڑا ہوا ہے کہ علامہ اقبال مرحوم جیسے آزاد خیال فلسفی کو بھی ان کے سامنے جھکنا پڑا۔ اس سے اول تو یہ امر ہی نہایت مشکل ہے کہ تمام مسلمانوں کے دل سے نہ سہی صرف اہل علم حضرات کے دلوں سے ہی اس عقیدہ کو صاف کر دیا جائے۔ نزول مسیح کا عقیدہ اہل علم حضرات کے نزدیک نہایت اہم ہے اور عوام اس عقیدہ پر اس طرح جمے ہوئے ہیں کہ بعض سیاسی قسم کے اہل علم حضرات تو محض رائے عامہ کے حصول کے لئے یہاں تک کہہ گئے ہیں کہ بالفرض حضرت عیسیٰ علیہ السلام اگر وفات بھی پا گئے ہیں تو کیا اللہ تعالیٰ میں یہ قدرت نہیں کہ انہیں دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں دجال کو قتل کرنے کے لئے بھیج دے۔

اس طرح نہ صرف تمام مسلمانوں کے دل سے یہ عقیدہ نکال دینا ہی ایک بڑی مشکل بات نہیں ہے بلکہ اس لئے ناممکن ہے کہ خود قرآن کریم اور اس کے بعد صحیح احادیث کا اتنا ذخیرہ ایک مسیح کے نزول کے عقیدہ کے متعلق موجود ہے کہ ان سب کا انکار کرنا ممکن ہی نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مغربی نیچری نظریات سے متاثر ہو کر خود برصغیر ہند میں بھی ایسے لوگ ہوئے ہیں جنہوں نے نہ صرف اس عقیدہ کے متعلق احادیث کی صحت انکار کیا ہے بلکہ تمام ذخیرۂ احادیث ہی کو سرے سے شہادت کے ناقابل ٹھہرایا ہے۔ اس کا یہ نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے کہ تمام دین ہی مشتبہ ہو جاتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس ضمن میں فرماتے ہیں:۔

"اگر یہی بات سچ ہے کہ اہل اسلام کے پاس بجز قرآن کریم کے جس قدر اور منقولات ہیں وہ تمام ذخیرہ۔ کذاب، اور جھوٹے، اور افترا اور ظنون اور اوہام کا ہے۔ تو پھر شائد اسلام میں سے کچھ تھوڑا ہی حصہ باقی رہ جائے گا۔ وجہ یہ کہ ہمیں اپنے دین کی تمام تفصیلات احادیث نبویہ کے ذریعہ سے ملی ہیں۔ مثلاً یہ نماز جو پنج وقت ہم پڑھتے ہیں۔ گو قرآن مجید سے اس کی فرضیت ثابت ہوتی ہے مگر یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ صبح کی دو رکعت فرض اور دو رکعت سنت اور پھر ظہر کی چار رکعت فرض اور چار اور دو سنت اور مغرب کی تین رکعت فرض اور پھر عشاء کی چار۔ ایسا ہی زکوٰۃ کی تفاصیل معلوم کرنے کے لئے ہم بالکل احادیث کے محتاج ہیں۔ اسی طرح ہزارہا جزئیات ہیں جو عبادات اور معاملات اور عقود وغیرہ کے متعلق ایسی مشہور ہیں کہ ان کا لکھنا صرف وقت ضائع کرنا اور بات کو طول دینا ہے۔ علاوہ اس کے اسلامی تاریخ کا مبدء اور منبع یہی احادیث ہیں۔ اگر احادیث کے بیان پر بھروسہ نہ کیا جائے۔ تو پھر ہمیں اس بات کو بھی یقینی طور پر نہیں ماننا چاہیئے کہ درحقیقت حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تھے۔ جن کو بعد وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسی ترتیب سے خلافت ملی اور اسی ترتیب سے ان کی موت بھی ہوئی۔ کیونکہ اگر احادیث کے بیان پر اعتبار نہ کیا جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ان بزرگوں کے وجود کو یقینی کہہ سکیں اور اس صورت میں ممکن ہو گا کہ تمام نام فرضی ہی ہوں۔ اور دراصل نہ کوئی ابوبکرؓ گزرا ہو نہ عمرؓ نہ عثمانؓ نہ علیؓ کیونکہ بقول میاں عطا محمد صاحب معترض یہ سب احادیث احاد ہیں۔ اور قرآن شریف میں ان ناموں کا کہیں ذکر نہیں الخ

(شہادۃ القرآن ص ۱-۲)

الغرض یہ ایسی بات ہے کہ اگر آپ آنت کا سرا نکال کر کھینچیں تو آنتوں کا تمام نظام ہی باہر آ جائے گا۔ یہی حال دین کا ہو گا۔ اگر آپ احادیث سے سراسر انکار کر دیں۔ (باقی)

درخواستِ دعا

عزیزم عبدالمنان بی فارمیسی اپنی فرم کی طرف سے مزید ٹریننگ کے لئے ۲۱ اگست ۱۹۶۵ء کو ساڑھے سات بجے شام بذریعہ ہوائی جہاز کراچی اور کراچی سے ۲۲ اگست ۱۹۶۵ء کو ساڑھے سات بجے صبح لندن روانہ ہو رہے ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز مذکور کو بخیریت منزل مقصود تک پہنچائے اور کامیابی کے ساتھ اپنے وطن واپس لائے۔ آمین

(خاکسار: منور ایڈیٹر الفضل)

غیر مبایعین کے جماعتِ احمدیہ سے الگ ہونے کا حقیقی سبب

اصل بنیادِ اختلاف مطاعِ خلیفہ کی بیعت کا سوال ہے

ایک تاریخی اور واقعاتی جائزہ

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

(۲)

(۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی وصیّت کے اعلان کے بعد جو الٰہی مصلحت کے ماتحت جناب مولوی محمد علی صاحب سے کرایا گیا اب دوٹوک فیصلہ کا مرحلہ آگیا۔ حالات و واقعات سے واضح تھا کہ "لاہوریوں" کی تمنّاؤں کے برخلاف جماعتِ احمدیہ میں مستقل طور پر خلافت کا سلسلہ قائم ہو رہا ہے اور حضرت خلیفہ اوّلؓ کے بعد خلیفۂ دوم بھی اسی پوزیشن اور انہیں اختیارات کا مالک ہوگا جو حضرت خلیفۂ اوّل کو حاصل تھے۔ اس پر "لاہوری" صاحبان گھبرا اُٹھے اور پہلے تو انہوں نے یہ "شور" مچایا کہ سلسلہ احمدیہ میں خلافت کیسی؟ چنانچہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب (خسر جناب مولوی محمد علی صاحب) تحریر کرتے ہیں کہ:-

"آپ (حضرت مسیح موعودؑ) کی وفات سے چھ برس بعد جب لاہوریوں نے شور مچایا کہ خلافت کیسی؟ خلافت تو نبوت کی ہوا کرتی ہے اور مسیح موعودؑ کا دعویٰ نبوت کا نہ تھا۔"

(اخبار پیغام صلح ۹ فروری ۱۹۴۰ء صفحہ ۶)

ظاہر ہے کہ یہ بالکل بے وقت کا شور تھا۔ چھ برس تک حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کو خلیفہ اوّل ماننے کے بعد خلیفہ دوم کے ماننے سے سرتابی کے لئے اس عذر میں ذرہ بھر معقولیت نہ تھی نہ ہے۔ جب خلافت اولیٰ کو تسلیم کیا تھا تو نبوتِ مسیح موعودؑ کی بناء پر ہی تسلیم کیا تھا۔ اب خلافتِ ثانیہ سے انکار کیوں؟ اس "شور" کی غیر معقولیت ان الفاظ سے ہی عیاں ہے جن میں اکابر فریق لاہور نے یہ شور مچایا تھا۔ مولوی محمد علی صاحب نے لکھا کہ:-

"جب تاریخ ہمیں بتاتی ہے
کہ خلافت کا سلسلہ صرف
چند روزہ ہوتا ہے تو کس
طرح یہ امر قابلِ تسلیم ہے کہ
اگر ایک شخص کی بیعت کرنی
تو اب آئندہ بھی کرتے جاؤ۔"

(پیغام صلح ۲ اپریل ۱۹۱۴ء)

جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے لکھا کہ:-

"کیا یہ خدا کا ارشاد ہے
کہ سلسلہ احمدی بالضرور ہمیشہ
ایک ہی خلیفہ کے ماتحت رہیگا
جو ایسا خیال کرتا ہے وہ
نادان اور بے وقوف ہے۔"

(اخبار پیغام صلح ۲۱ اپریل ۱۹۱۴ء)

مدیر پیغام صلح نے لکھا کہ:-

"اب آئندہ کے واسطے اس
سلسلۂ خلافت کا رواج دینا
ہی ایک بہت خطرناک ہے۔"

(پیغام صلح ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء)

معزز قارئین! لاہوریوں کا یہ شور سراسر بے اثر ثابت ہوا اور انہوں نے فوراً محسوس کر لیا کہ ہمارا یہ داؤ نہیں چل سکتا۔ جماعتِ احمدیہ میں سلسلۂ خلافت تو ضرور جاری ہوگا۔ تب ان ہوشیار لاہوریوں نے دوسرا رُخ بدلا اور وہ یہ کہ انہوں نے کہا کہ خلیفہ تو بے شک ہو مگر ہمیں اس کی بیعت نہ کرنی پڑے اور وہ انجمن کے معاملات میں بالکل دخل نہ دے۔ اس کے لئے آپ حوالہ جاتِ ذیل توجہ سے ملاحظہ فرمائیں:-

اوّل:- جناب مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:-

"اس وقت ہمارے اندر
جو اختلاف ہے وہ یہ کہ
ایک فریق کہتا ہے کہ حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کے بعد
قیامت تک خلفاء کا ایک سلسلہ
ہوگا جن میں سے ہر ایک خلیفہ نہ
صرف ساری قوم کا مطاع ہوگا
بلکہ اس کے ہاتھ پر تمام احمدیوں
کو خواہ وہ دنیا کے کسی کونہ
میں ہوں بیعت کرنی ضروری
ہوگی اور جو بیعت نہیں کریں گے
وہ فاسق ہوں گے اور دوسرا
گروہ یہ کہتا ہے کہ نہ صرف
خلفاء کا سلسلہ لازمی نہیں بلکہ
یہ چل نہیں سکتا۔ اور کہ حضرت
مسیح موعودؑ کی اپنی تحریریں اس
بات پر شاہد ہیں کہ انہوں نے
اپنے بعد کسی فرد واحد خلیفہ
کی اطاعت کو ضروری قرار
نہیں دیا بلکہ اصلی جانشین
اور ساری قوم کا مطاع ایک
انجمن کو قرار دیا ہے۔"

(ضمیمہ اخبار پیغام صلح ۲ اپریل ۱۹۱۴ء)

دوم:- غیر مبایعین کے نمائندہ مناظر اختر حسین صاحب نے ۱۹۳۷ء میں راولپنڈی کے تحریری مناظرہ میں لکھا ہے کہ:-

"ہمیں اگر شخصی خلافت سے
اختلاف ہے تو وہ اس بناء
پر ہے کہ اس کو یہ حیثیت دی
جاتی ہے کہ وہ انجمن پر حاکم
کی حیثیت سے ہوگی۔"

(مباحثہ راولپنڈی صفحہ ۶۸)

سوم:- غیر مبایعین کے اخبار "ینگ اسلام" لاہور نے لکھا ہے کہ:-

"سارا تنازع تو یہ ہے کہ
جماعتِ احمدیہ کے لیڈر کی
پوزیشن مطلق العنان و مطاع الکل
حاکم کی حیثیت ہو یا وہ صحیح اسلامی
نظامِ جمہوریت کا پابند ہو۔ یہ وہ
بنیادی مسئلہ ہے کہ جو جماعتِ احمدیہ
میں تمام اختلافات و تنازعات کے
لئے بطور جڑ کے ہے۔ اور جماعتِ
احمدیہ کا ہر وہ فرد جو مطلق العنانی
کے اصول کے خلاف ہے وہ
درحقیقت جماعتِ احمدیہ لاہور کے
بنیادی اصولوں سے متحد و متفق
اور قادیانی نظام کے خلاف ہے
ایسا ہی ہر وہ شخص جو مطلق العنانی
کو تسلیم کرتا اور ضمیر کی آزادی کو
کچلا جانا روا رکھتا ہے وہ حقیقتاً
قادیانی نظام کا پیروکار اور جماعت
احمدیہ لاہور کا مخالف ہے۔ ہماری
رائے میں باقی کل تنازعے اس
بنیادی مسئلہ کی فروع ہیں مگر انہیں
طول اس لئے دیا جاتا ہے تا اس
بنیادی مسئلہ سے توجہ ہٹ کر
دوسری طرف منتقل ہو جائے۔"

(اخبار ینگ اسلام لاہور
۱۵ اپریل ۱۹۴۰ء صفحہ ۵-۶)

چہارم:- خود مولوی محمد علی صاحب نے کہا کہ:-

"اصل بات یہ ہے جسے میں
آج صاف کر کے اپنی جماعت
کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں
کہ خلافت کا مسئلہ قادیان
کا مرکزی مسئلہ ہے۔"

(پیغام صلح ۱۸ اگست ۱۹۳۷ء
صفحہ ۵)

پس بنیادی اختلاف جس کی وجہ سے لاہوری صاحبان نے جماعتِ احمدیہ سے علیحدگی اختیار کی وہ خلافت کا مسئلہ ہے اور اس کا بھی یہ پہلو کہ آیا خلیفہ کی بیعت سب کریں اور وہ انجمن کا بھی مطاع ہوگا؟ صد ہزار افسوس کا مقام ہے کہ مولوی محمد علی صاحب خواجہ کمال الدین صاحب ایسے سمجھدار لوگوں نے محض ضد اور ہوائے نفس کی پیروی کرتے ہوئے کتنا غلط قدم اُٹھایا اور کس طرح جماعت میں تفرقہ پیدا کر دیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حالانکہ واضح بات تھی کہ جو اختیارات و فرائض خلیفۂ اوّل کے تھے وہی خلیفۂ دوم کے ہوں گے۔ اگر خلیفہ کی بیعت نہ ہو اور اسے مطاع نہ مانا جائے تو وہ خلیفہ کس بات کا ہے؟

(۵)

خلافتِ ثانیہ کے قیام کے بعد

مارچ ۱۹۱۴ء میں مولوی محمد علی صاحب نے جو بقول خود "ہم چار پانچ آدمی قادیان سے نکلے" تھے۔ (پیغام صلح ۴۔ مارچ ۱۹۴۰ء صفحہ) لاہور پہنچ کر کچھ اور لوگوں کو ساتھ ملا کر ۲۲ مارچ کو چند ریزولیوشنز پاس کئے تھے جن میں دوسرا ریزولیوشن یہ تھا کہ:۔

"صاحبزادہ صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ ناقل) کے انتخاب کو اس حد تک ہم جائز سمجھتے ہیں کہ وہ غیر احمدیوں سے احمدی کے نام پر بیعت لیں یعنی اپنے سلسلہ احمدیہ میں ان کو داخل کریں لیکن احمدیوں سے دوبارہ بیعت لینے کی ہم ضرورت نہیں سمجھتے۔ اس حیثیت سے ہم انہیں امیر تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن اس کے لئے بیعت کی ضرورت نہ ہوگی اور نہ ہی امیر اس بات کا مجاز ہوگا کہ جو حقوق و اختیارات صدر انجمن احمدیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیئے ہیں اور اسکو اپنا جانشین قرار دیا ہے اس میں کسی قسم کی دست اندازی کرے۔"

(ضمیمہ پیغام صلح ۲۔ اپریل ۱۹۱۴ء)

غیر مبایعین کے اس ریزولیوشن سے ظاہر ہے کہ وہ بالآخر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے انتخاب سے متفق ہونے کے لئے تیار تھے۔ وہ صرف یہ دو باتیں چاہتے تھے کہ (۱) انہیں بیعت نہ کرنی پڑے۔ (۲) انجمن کا بقول مولوی محمد علی صاحب یہ اختیار تسلیم کر لیا جائے کہ وہ "خلیفہ کو مقرر بھی کر سکتی ہے اور اسے معزول بھی کر سکتی ہے۔" (پیغام صلح ۱۲ مئی ۴۲ء)

ظاہر ہے کہ ان شرائط کو ماننے والا انجمن کا ایک ادنیٰ کارکن تو ہو سکتا ہے خلیفۂ وقت نہیں ہو سکتا۔ خلیفہ پہلا ہو دوسرا ہو یا تیسرا ہو بہرحال انجمن کا مطاع ہوگا۔ اس لئے مذکورہ بالا ریزولیوشن پر خلیفۂ برحق کا جو جواب ہو سکتا تھا وہ واضح ہے مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ساتھیوں کے دوسرے جلسہ میں کہا کہ:۔

"جو جواب ہم کو صاحبزادہ صاحب کی طرف سے ملا ہے اس سے یہ ثابت ہے کہ وہ ایک انچ نہیں بلکہ ایک انچ کا ۱۰۰ حصہ بھی اپنی جگہ چھوڑنے کو تیار نہیں۔ جو آئندہ کرنا ہے اس کا اسی وقت فیصلہ کر لیں۔"

(پیغام صلح ۳۱۔ مارچ ۱۹۱۴ء)

اب یہاں سے اہل پیغام کی کھلم کھلا عداوت اور مخالفت کا پُرزور آغاز ہوا اور انہوں نے دوسرے مسائل کا ایک طومار کھڑا کرنیکی کوشش کی۔ مخالفین سلسلہ کو جماعت احمدیہ کے خلاف بھڑکانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ انہوں نے شروع میں صرف مطاع خلیفہ کے ماننے سے سرتابی کی مگر پھر کہاں سے کہاں تک جا پہنچے۔ باقی سب مسائل بعد کی ایجاد ہیں اصل اختلاف صرف مطاع خلیفہ کی اطاعت کا تھا۔ یہ مسئلہ بھی ایسا تھا جس کی حقانیت خود مولوی محمد علی صاحب پر بھی آخر کار کھل گئی تھی۔ چنانچہ انہوں نے ۱۹۳۷ء میں خطبہ جمعہ میں اعلان کیا کہ:۔

(آ) "کوئی جہاد نظام کے بغیر نہیں ہو سکتا یہ ہے ہی ناممکن۔ اسلئے ہمارا سب سے پہلا فرض ہے کہ نظام قائم کریں اور وہ وہی اصول ہے جس پر نبی کریم صلعم نے نظام کو قائم کیا۔ پھر کہتا ہوں کہ نظام کی بنیاد ایک ہی بات پر ہے کہ اسمعوا و اطیعوا۔ سنو اور اطاعت کرو۔ جب تک یہ روح نہ پیدا ہو جائے، جب تک تمام افراد ایک آواز پر حرکت میں نہ آجائیں۔ جب تک تمام اطاعت کی ایک سطح پر نہ آجائیں ترقی محال ہے۔"

(ب) "آپ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ یہ ہے وہ بلند اصول جو آپ نے اتحاد ملی کے لئے قائم کیا اور جو نظام کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ غور کر کے دیکھ لیجئے اس کے بغیر کوئی نظام رہ سکتا ہی نہیں۔ یہی اصول تھا جس نے حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور عثمانؓ کے زمانہ میں مسلمانوں پر فتوحات کے دروازوں کو کھول دیا۔"

(پیغام صلح ۲۷۔ فروری ۱۹۳۷ء صفحہ)

یقین ہے کہ نظام کا جو "بلند اصول" مولوی محمد علی صاحب کو ۳۷ء میں سمجھ آیا تھا اگر ۱۹۱۴ء میں بھی سمجھ آجاتا تو وہ ایسا خطرناک قدم نہ اٹھاتے جس نے جماعت میں تفرقہ کی بنیاد رکھ دی۔ مگر ۳۷ء میں مولوی صاحب بہت دور جا چکے تھے واپس ہونا ان کے لئے مشکل تھا۔ اب چاہیئے کہ ہمارے غیر مبائع بھائی ان حقائق کی روشنی میں حق کی طرف رجوع کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق بخشے۔ آمین۔

خاکسار

ابوالعطاء جالندھری

اعلانِ داخلہ جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ

انٹرمیڈیٹ کے نتیجہ کا اعلان ۲۰ اگست کو ہوگا۔ اس کے دس روز بعد تھرڈ ایر کا داخلہ شروع ہو جائے گا۔ جامعہ نصرت برائے خواتین میں تھرڈ ایر کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۶۵ء سے ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء تک جاری رہے گا۔ تمام درخواستیں کالج کے مجوزہ داخلہ فارم پر معہ کیریکٹر و پروویژنل سرٹیفکیٹ ۳۰ اگست تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

انٹرویو:۔ ۸ بجے صبح سے ۱۱ بجے صبح تک

جامعہ نصرت میں پردے کا نہایت تسلی بخش انتظام ہے۔ دینیات کی تعلیم لازمی ہے طالبات کے لئے سفید سوتی یونیفارم مقرر کیا ہوا ہے۔ ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ طالبات اپنی زندگیوں کو صحیح اسلامی رنگ میں ڈھالیں۔ بفضلہ ایزدی نتائج بھی نہایت شاندار رہتے ہیں۔ گزشتہ سال عزیزہ قانتہ شاہدہ پنجاب یونیورسٹی کی بی۔ اے کی تمام طالبات میں فرسٹ آئیں اور عربی میں تین طلائی میڈل حاصل کئے۔ علاوہ ازیں عزیزہ امۃ الواحد نے جغرافیہ کے مضمون میں اوّل پوزیشن حاصل کی اور انہیں قاضی سعید الدین نقوی میڈل ملا۔ بارہ طالبات فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئیں۔

کھیلوں کے میدان میں بھی جامعہ نصرت نے قابل تعریف کامیابی حاصل کی ہے گزشتہ برس والی بال کی ڈگری کلاس کی ٹیم نے یونیورسٹی سپورٹس ٹورنامنٹ میں ٹرافی جیتی اور نٹ بال اور بیڈمنٹن کے میچز میں حصہ لیا۔ غرضیکہ جامعہ نصرت ہر لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دیگر کالجز برائے خواتین کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

جامعہ نصرت ہوسٹل کی پچھلے برس توسیع کی گئی ہے۔ طالبات کی تربیت پر خاطر خواہ توجہ دی جاتی ہے۔ نماز باجماعت پڑھائی جاتی ہے اور ماہ رمضان میں طالبات کو درس کے لئے مسجد لے جایا جاتا ہے۔ اس طرح ہر جمعہ میں بورڈرز سپرنٹنڈنٹ کی قیادت میں مسجد جاتی ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کے اجلاس باقاعدگی سے منعقد ہوتے ہیں اور طالبات چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔ چنانچہ مسجد ڈنمارک میں سٹاف و طالبات نے تقریباً ۲ ہزار کے وعدہ جات لکھوائے۔ ہوسٹل کا خرچ پنجاب کے تمام خواتین کالجز کی نسبت کم ہے۔ امید ہے احباب اپنی بچیوں کو جامعہ نصرت میں داخل کروائیں گے کیونکہ یہاں مغرب کی مسموم فضا سے محفوظ رکھتے ہوئے آپ بچیوں کو اعلیٰ تعلیم حقیقی اسلامی رنگ اور پاکیزہ ماحول میں دے سکیں گے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

درخواستِ دُعا

مکرم محمد عمر صاحب بٹ دھرم پورہ لاہور آجکل ایک مقدمہ کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانی دور فرمائے۔

(خاکسار حنیف احمد (ابن حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم)

مخیر احباب سے ضروری گزارش

(حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

برائے مہربانی جامعہ نصرت کی عمارت کے لئے چندہ کی رقوم براہِ راست میرے نام پر بھجوائی جائیں۔ جزاکم اللہ۔

"مہر آپا"

سینما اور تماشے دیکھنے کی ممانعت

تحریک جدید کے مطالبہ سادہ زندگی کا ایک اہم پہلو

(مکرم چوہدری تاثیر احمد صاحب بی اے)

آج سے تیس سال پہلے جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اشاعت اسلام کی مہم کے لئے جماعت کو پہلے سے زیادہ تیار کرنے کی غرض سے سادہ زندگی اختیار کرنے کی تلقین فرمائی تو اسی خطاب کے دوران حضور ایدہ اللہ نے دو نہایت اہم باتیں ارشاد فرمائیں فرمایا:

"قربانی کے لئے صرف تمہاری نیت ہی فائدہ نہیں دے سکتی جب تک تمہارے پاس سامان بھی مہیا نہ ہوں ایک نابینا جہاد کا کتنا ہی شوق کیوں نہ رکھتا ہو اس میں شامل نہیں ہو سکتا۔"

(الفضل ۱۲ جون ۳۵ء)

تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مسلمان پر واجب ہے لیکن ایک احمدی مسلمان تو مامور وقت پر ایمان لا کر اس مقدس ذمہ داری کی تجدید کا اعلان کر چکا ہے۔ پس اسے بدرجہ اولیٰ ان تمام موجبات سے کلی پرہیز لازم ہے۔ جو اسے روحانی لحاظ سے نابینا اور اقتصادی لحاظ سے اپاہج کر سکتے ہیں۔ چنانچہ ان موجبات میں سے سینما اور تماشے سر فہرست آتے ہیں۔

سینما اور جرائم

آج ہماری مہذب دنیا اس امر کے اعتراف پر مجبور ہے کہ روز افزوں جرائم کا سب سے بڑا محرک سینما ہے۔ چوری بے حیائی اور بے شرمی کی تعلیم جس طرح سینما دے رہا ہے اس سے کوئی بھی ناواقف نہیں۔ معاشرہ کے افراد ان برائیوں کی جڑیں اسی رو بدولت مضبوط ہوتی جا رہی ہیں صاحبان عقل و دانش اس لعنت کے برے اثرات سے پوری طرح آگاہ ہونے کے باوجود اس کے خلاف ابھی تک کوئی قابل ذکر تحریک نہیں چلا سکے۔ جہاں تک اس ایجاد کا تعلق ہے اس کی افادیت سے کسی کو انکار نہیں۔ لیکن جس رنگ میں اسے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس کے بدنتائج کے پیش نظر اس میں بہت بڑی اصلاح کی ضرورت ہے۔ جب تک اس طرف توجہ نہیں کی جائے گی معاشرہ کی اصلاح نہ ہو سکے گی۔ نوجوان کھیل تماشوں پر ملکی دولت کا ایک بہت بڑا حصہ ضائع کر دیتے ہیں۔ اپنے نہایت قیمتی اوقات کا خون کرتے ہیں اور پھر جرائم کے جراثیم اپنے دماغوں میں لئے ہوئے معاشرہ کو لوٹنے چل دیتے ہیں۔

سینما دیکھنے کی ممانعت

اس بے راہ روی کو روکنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کا آغاز کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ تمام احمدی سینما ترک کر دیں۔ چنانچہ آپ نے اعلان فرمایا:-

"۱- ان کے متعلق میں ساری جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی کسی سینما سرکس۔ تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشے میں بالکل نہ جائے اور اس سے کلی پرہیز کرے اور ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت سمجھتا ہے۔ اس کے لئے سینما یا کوئی اور تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی اور کو دکھانا ناجائز ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۳ نومبر ۳۴ء)

سینما کے اقتصادی نقصانات

سینما بینی اور کھیل تماشوں کو ترک کرنے سے جہاں یہ فائدہ ہوگا کہ جوانوں کے بگڑنے کے امکانات کم ہو جائیں گے وہاں اقتصادی طور پر بھی فائدہ پہنچے گا۔ کیونکہ لاکھوں روپیہ ہر روز اس کی بھینٹ چڑھ جاتا ہے۔ حکومت کو اس طرف فوری اور پوری توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جرائم قید خانوں کو طویل اور عدالتوں کو وسیع کرنے سے نہیں روکے جا سکتے۔ بلکہ بنیادی محرکات میں سب سے پہلے سینما اور صرف سینما کا نام آتا ہے حکومت اگر چاہے تو ملک میں تعلیمی اور معلوماتی فلمیں ہی تیار کی جائیں تا اگر لوگ انہیں دیکھیں تو تفریح کیساتھ ساتھ مفید معلومات بھی حاصل کر سکیں لیکن جب تک مفید فلمیں تیار ہونے کا وقت نہیں آجاتا سینما کی آزادیوں پر کچھ نہ کچھ پابندی نہایت ضروری ہے۔ الحمد للہ کہ احمدیوں کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سینما دیکھنے کی ممانعت فرما دی ہے۔

(بقیہ اول تحریک صفحہ)

مجلس انصار اللہ ربوہ کا اجلاس عام

مجلس انصار اللہ ربوہ کا دوسرا عام اجلاس زیر صدارت محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری مورخہ ۱۲/۶۵ کو بعد نماز مغرب مسجد گولبازار ربوہ میں منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو حافظ رشید احمد صاحب نے کی اس کے بعد محترم رفیق محمد ابراہیم صاحب ناصر قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ نے وقف جدید کی اہمیت پر تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات کی روشنی میں وقف جدید کے نظام اور اسکی اہمیت کی وضاحت فرمائی۔ آپ کے بعد محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے اخلاق فاضلہ یعنی سچے خلق صدق اور عدل و احسان پر قرآن مجید اور احادیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں وعظ فرمایا۔ بعد آخر میں تریاق القلوب میں سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پڑھ کر سنائے۔ آپ کے بعد صدر اجلاس مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے اپنی صدارتی تقریر میں وقف جدید اور اخلاق فاضلہ پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا"

آپ کے بعد محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ نے تمام مقررین دعا کرنے والے اجلاس و منتظمین کا شکریہ ادا فرمایا اور صدر محترم نے دعا کے بعد پونے نو بجے اجلاس برخاست فرمایا۔

(خاکسار حکیم شیخ خورشید احمد زعیم انصار اللہ حلقہ گول بازار ربوہ)

بنگالی جاننے والے کارکن کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ میں ایک ایسے کلرک کی ضرورت ہے جو بنگالی خط کا ترجمہ اردو میں اور اردو کا ترجمہ بنگالی میں کر سکے۔ تنخواہ حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ دی جائے گی۔ اگر کوئی پنشنر دوست جن کی صحت اچھی ہو اور عمر ساٹھ سال سے زائد نہ ہو۔ ملازمت کے خواہشمند ہوں تو وہ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ مرکز سلسلہ کے فیوض سے حصہ لینے کا اچھا موقع ہے۔ درخواستیں جلد بھجوائی جائیں۔

(ناظر دیوان۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چوبیسواں سالانہ اجتماع

۲۲-۲۳-۲۴ اخاء ۱۳۴۴ ہش / اکتوبر ۱۹۶۵ء بمقام ربوہ منعقد ہو رہا ہے تمام قائدین مجالس ۳ بجے ظہر تک منتظم دفتر بیرون کے نام دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں یہ اطلاع بھجوائیں کہ ان کی مجالس سے کتنے اراکین خدام و اطفال علیحدہ علیحدہ اجتماع میں شامل ہوں گے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

سلسلہ عالیہ کے قدیم بزرگ حضرت سید حامد شاہ صاحب مرحوم و مغفور کے بیٹے سید عمر محمود صاحب بی اے سوموار ۲۳ اگست کو دل کی حرکت بند ہو جانے سے فجر کے وقت کراچی میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے قادیان سے میٹرک کیا اور پھر ملازمت اختیار کر لی۔ کئی سال سیالکوٹ۔ کوئٹہ اور لیہ میں ملازمت کرنے کے بعد آخر کراچی میں اپنا کاروبار شروع کیا اور وہیں چھپن سال کی عمر میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم کے سسرالی والے احمدی عقائد کے خلاف تھے۔ ہمنوا بنانے کی کوشش میں لگے رہے مگر کامیاب نہ ہوئے۔ مرحوم خوش مزاج خندہ دہن اور خوش خلق انسان تھے قرآت اتنی خوش الحانی سے کرتے کہ سننے والے مسحور ہو جاتے۔ مرحوم کے بھائی بہنوں کے علاوہ ایک بیوی اور ایک بیٹا اس وقت ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات اور بیٹا زندگی کے لئے سب جملہ کی دعا فرمائیں۔ احباب درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات اور بیٹا زندگی کے لئے سب جملہ کی دعا فرمائیں۔ احباب درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات اور بیٹا زندگی کے لئے سب جملہ کی دعا فرمائیں۔

انٹرویو واقفین برائے داخلہ جامعہ احمدیہ

خدمت اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے والے میٹرک پاس نوجوانوں کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ انتخاب کے لئے انٹرویو بورڈ جامعہ احمدیہ کا اجلاس ۵ ستمبر ۶۵ء بروز اتوار بوقت ۹ بجے صبح کمیٹی روم تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز

لہذا خدمت اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے والے میٹرک پاس نوجوان جنہیں علیحدہ علیحدہ بذریعہ ڈاک بھی اطلاع کی جا رہی ہے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ۵ ستمبر ۱۹۶۵ء صبح ۹ بجے بروقت انٹرویو کے لئے پہنچ جائیں۔

علاوہ ازیں ایسے میٹرک پاس غیر واقف نوجوان جو دینی تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں وہ بھی اپنے کوائف سے دفتر وکالت دیوان ربوہ کو مطلع کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے ۵ ستمبر ۶۵ء کو صبح انٹرویو کیلئے تشریف لا سکتے ہیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ ضلع جھنگ)

محترم خان رفیع الزمان خانصاحب کی وفات پر

جماعت احمدیہ کراچی کی تعزیتی قرارداد

جماعت احمدیہ کراچی کا ایک ہنگامی اجلاس قبل از نماز جمعہ مورخہ ۱۳/۱۰/۶۵ احمدیہ ہال میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

"جماعت احمدیہ کراچی کا یہ اجلاس عام مکرم محترم خان رفیع الزمان خانصاحب کی وفات پر دلی رنج و الم اور ان کے لواحقین کے ساتھ خلوص دل سے ہمدردی اور غمگساری کا اظہار کرتا ہے۔

مرحوم کراچی کی جماعت کے بہت پرانے اصحاب میں سے تھے۔ ۱۸۹۸ء میں کراچی آئے۔ ۱۹۲۴ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور آخر دم تک نہایت اخلاص کے ساتھ سلسلہ کے دامن سے وابستہ رہے۔ حتیٰ کہ اپنی منزل مقصود مقبرہ بہشتی میں جگہ پائی۔

خانصاحب مرحوم و مغفور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ صاف دل اور صاف گو تھے۔ سچ سے طبعی پیار۔ اور جھوٹ سے نفرت کرتے تھے۔ سچی بات بلا خوف و تردد لائم کہہ دیتے تھے۔ خواہ وہ ان کے اپنے عزیز دل اور دوستوں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ نماز باجماعت کے پابند۔ اور نماز تہجد کا التزام کرنے والے بزرگ تھے۔ قرآن کریم کس کثرت سے تلاوت کرتے تھے۔ حتیٰ کہ تلاوت کلام پاک کرتے ہوئے اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہوئے۔

وفات کے وقت مرحوم حلقہ رام سوامی کے پریذیڈنٹ تھے۔ سلسلہ کے بزرگوں کی تعظیم کرتے۔ اور نظام سلسلہ کی بڑی سختی کے ساتھ خود پابندی کرتے اور دوسروں کو پابند کرنے کی تلقین کرتے۔ کوئی بات نظام سلسلہ کے خلاف برداشت نہ کر سکتے تھے غرض مرحوم حقیقی معنوں میں باعمل مرد مومن تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ اور ان کے لواحقین کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کے لئے صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کو خانصاحب مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی)

ربوہ میں رنگ ٹورنامنٹ

مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ دارالصدر شرقی ربوہ کے زیر اہتمام رنگ ٹورنامنٹ مورخہ ۵ اگست بوقت ۹ بجے شام تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو کہ برادرم منیر الحق صاحب نے فرمائی اس ٹورنامنٹ میں ربوہ کی کم و بیش ۴۰ ٹیموں نے شرکت کی۔ تمام کھلاڑیوں نے شوق اور دلجمعی سے اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا اس ٹورنامنٹ میں مندرجہ ذیل کھلاڑی اول دوم قرار پائے۔

سنگل — اول۔ منیر الدین عبید اللہ دوم عبدالرفیق آصف

ڈبل — اول۔ ناصر احمد صاحب۔ مجیب اللہ صاحب

دوم۔ منہاج النبی صاحب۔ محمد افضل صاحب

اس کے علاوہ بہت سے کھلاڑیوں کو سپیشل انعامات دئے گئے۔ تقسیم انعامات کی تقریب ۸ اگست کو ۷ بجے شام تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو کہ برادرم صفی الدین صاحب نے فرمائی۔ اس تقریب میں تمام کھلاڑیوں کے علاوہ بہت سے معززین نے بھی شرکت فرمائی۔ اختتام پر مکرم صوفی محمد غفار علی صاحب صدر حلقہ نے دعا فرمائی۔

(سیکرٹری رنگ ٹورنامنٹ۔ دارالصدر شرقی۔ ربوہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ داخلہ بی کام پارٹ I۔ پشاور

سہ سالہ کورس۔ داخلہ ۶۵/۹ ایا ۶۵/۹۔ ۱۰ درخواستیں ۶۵/۸/۲۵ تک بنام پرنسپل قائداعظم کالج آف کامرس پشاور یونیورسٹی۔ (پ۔ ٹ ۶۵/۸/۱۰)

۲۔ داخلہ ایم اے/ایم ایس سی پشاور یونیورسٹی

داخلہ ۶۵/۹ تا ۶۵/۹/۱۰۔ درخواستیں ۶۵/۸/۲۵ تک بنام چیرمین متعلقہ ڈیپارٹمنٹ (پ۔ ٹ ۶۵/۸/۱۰)

۳۔ داخلہ بی ایڈ و سی ٹی لیڈی میکلیگن ٹریننگ کالج لاہور

درخواستیں ۶۵/۸/۳۱ تک۔ ۱۵ پیسے کی ٹکٹیں بھیجکر خادم دفتر کالج سے۔ پراسپکٹس منیجر ویسٹ پاکستان گورنمنٹ بک ڈپو لاہور سے نقد قیمت دے کر۔ (پ۔ ٹ ۶۵/۸/۱۳)

۴۔ وظائف حکومت ایران

بیس وظائف۔ مالیت ہر یک قریباً ۳۳۵ روپے ماہوار۔ دو سال کیلئے۔ رہائش مفت کرایہ آمد و رفت سرکاری۔

شرائط: ایم اے فارسی۔ فارسی بولنے اور سمجھنے کی مہارت

درخواستیں چار نقول بشمول فوٹو سٹٹ نقول مندرجات پاسپورٹ ماز فوٹو ڈاکٹری سرٹیفکیٹ ۶۵/۸/۲۵ تک بنام اسسٹنٹ ایجوکیشنل ایڈوائزر (جنرل) منسٹری آف ایجوکیشن اسلام آباد ——— کوائف (۱) نام (۲) تاریخ و مقام پیدائش (۳) شادی شدہ یا غیر شادی شدہ (۴) نام پیشہ و ایڈریس دائمی (۵) موجودہ مستقل ایڈریس (۶) وطنیت (۷) امتحانات پاس کردہ سال ڈویژن و مضامین (۸) موجودہ پیشہ و تنخواہ (۹) دستخط

(پ۔ ٹ ۶۵/۸/۱۳)

شکریہ احباب اور درخواست دعا

خاکسار کے بڑے عزیزم چوہدری محمد اعظم بی۔ ایس۔ سی۔ بی ٹی تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ گذشتہ ماہ اچانک خون کی الٹیاں آنے کی وجہ سے بیمار ہو گئے تھے۔ اس بیماری کے موقعہ پر سرگودھا کے ڈسٹرکٹ ہسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ میجر عبدالحق صاحب ملک اور ڈاکٹر پرزادہ اظہار الحسن صاحب ڈاکٹر ریاض الدین صاحب اور ڈاکٹر محمد محسن صاحب ہاشمی اور کمپونڈر عبدالجبار صاحب اور دوسرے عملے نے جس محبت اور اخلاص اور محنت سے علاج کیا ہے۔ میں ان سب کا تہ دل سے شکر گذار ہوں۔ نیز جو نوجوان خون دینے کے لئے سرگودھا گئے۔ ان سب کا شکر گذار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنے فضل فرمائے۔ آمین

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ نے اس دوران اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دوسرے افراد نے بھی ہر طرح بہت مدد فرمائی ——— میں سب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بارشیں نازل فرمائے۔ آمین

ابھی عزیز کا علاج جاری ہے۔ اور وہ احباب کی دعاؤں کا محتاج ہے۔ امید ہے احباب اپنی دعائیں جاری رکھیں گے۔

(خاکسار محمد مغفار کارکن تحریک جدید ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی :- ۱۸ اگست کل صبح یہاں چوہدری علی اکبر اور مسٹر شمس الضحیٰ نے صدارتی کابینہ کے لئے نئے وزراء کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ صدر ایوب نے ایوانِ صدر میں ایک سادہ اور مختصر تقریب میں نئے وزراء سے حلف لیا چوہدری علی اکبر داخلہ اور امور کشمیر کا قلمدان سنبھالیں گے۔ جب کہ مسٹر شمس الضحیٰ محنت خوراک اور زراعت کے وزیر ہوں گے۔

نئے وزراء کی شمولیت کے بعد صدارتی کابینہ کے ارکان کی تعداد دس ہو گی ہے جن میں سے پانچ مشرقی پاکستان اور ۵ مغربی پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں۔ نئے وزیر داخلہ چوہدری علی اکبر ضلع لائل پور کے رہنے والے ہیں۔ وزیر خوراک مسٹر شمس الضحیٰ ڈھاکہ سے تعلق رکھتے ہیں

کراچی - ۱۸ اگست۔ مقبوضہ کشمیر میں ہندوستان کے ایک سرکاری ترجمان نے اعتراف کیا ہے کہ ریاست میں باقاعدہ جنگ کے حالات پیدا ہو چکے ہیں۔ ترجمان نے کل سری نگر میں ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے نمائندہ مسٹر جو میک گودن کو بتایا کہ ہندوستان کی فضائی فوج کے اعلیٰ حکام سری نگر پہنچ گئے ہیں

جنگ کشمیر میں ہوائی فوج استعمال کرنے کے متعلق سوال کا جواب دینے سے گریز کرتے ہوئے ترجمان نے کہا اس مسئلہ پر آپ خود نتائج اخذ کر سکتے ہیں یاد رہے کہ صدائے کشمیر نے کل شام کو اطلاع دی تھی کہ ہندوستانی پیدل فوجوں اور توپ خانہ کی ناکامی کے بعد اب ہندوستان نے ہوائی فوج کو استعمال کرنا شروع کر دیا ہے امریکی صحافی نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں چھاپہ مار جنگ شروع ہونے سے شاستری حکومت کی مخالفت میں خطرناک اضافہ ہو گیا ہے اور اس پر سخت رویہ اختیار کرنے پر زور دیا جا رہا ہے۔

مظفر آباد - ۱۸ اگست - کل آزاد کشمیر میں جگہ جگہ مظاہرے ہوئے عوام نے جلوس نکالے اور مطالبہ کیا کہ ہندوستانی سامراج کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا جائے۔

مظفر آباد میں ایک بہت بڑا جلوس نکلا جس نے ہندوستان کے خلاف نعرے لگائے اور مطالبہ کیا کہ آزاد کشمیر کے عوام کو جہاد آزادی میں حصہ لینے کی اجازت دی جائے۔

ادھر آزاد کشمیر کی حکومت نے سابق سربراہوں اور وزراء کا ایک اجلاس مظفر آباد میں بلایا ہے جس میں مقبوضہ کشمیر کی صورت حال پر غور ہو گا۔ آزاد کشمیر کے صدر اجلاس کی صدارت کریں گے۔

راولپنڈی ۱۸ اگست - اس بات کا قوی امکان ہے کہ مجوزہ افریشیائی کانفرنس میں ریاست جموں کشمیر کے مبصرین کو مدعو کیا جائے گا۔ یہ کانفرنس آئندہ سال انڈونیشیا میں کسی وقت ہو گی۔ انڈونیشیا کے وزیر محنت مسٹر سومونو نے جو جلسہ منتظمہ اور عاملہ دونوں کے صدر بھی ہیں۔ کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ آزادی حاصل کرنے کے لیے جو جدوجہد کرنے والی تمام قوموں کے مبصرین کو دعوت کانفرنس میں مدعو کیا جائے گا۔ جب ان سے سوال کیا گیا کہ کیا جموں اور کشمیر کے مبصرین کو بھی مدعو کیا جائے گا تو انھوں نے جواب دیا کیوں نہیں؟ مسٹر سومونو نے بتایا کہ کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ افریشیائی ملکوں کے مزدوروں کے مشترکہ مسائل پر بحث کی جائے اور ان کا حل تلاش کیا جائے انھوں نے کہا کہ اس کانفرنس کا مقصد یہ بھی ہے کہ سامراج اور نوآبادیاتی نظام کے خلاف جنگ میں افریشیائی عوام کی مدد کی جائے

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ روس سمیت ان تمام ممالک کو جو ان اصولوں کی پیروی کرتے ہیں کانفرنس میں مدعو کیا جائے گا

راولپنڈی ۱۸ اگست - انڈونیشیا کے وزیر محنت مسٹر سومونو نے کل صدر ایوب سے ملاقات کی انھوں نے ملاقات کے بعد بتایا کہ وہ صدر ایوب سے ملنے کے بے حد مشتاق تھے کیونکہ صدر ایوب صدر سوکارنو کے گہرے دوست ہیں۔ اور انڈونیشیا اور پاکستان کے آپس میں بڑے گہرے دوستانہ تعلقات ہیں۔

نئی دہلی ۱۸ اگست - ہندوستانی وزیر اعظم شاستری نے الزام لگایا ہے کہ پاکستانی حملہ آوروں کی کمان چینی افسروں کے ہاتھ میں ہے اور یہ چینی افسر آزاد کشمیر میں متعین ہیں۔ کل ان سے مخالف پارٹیوں کے رہنما ملے تھے۔ ان سے گفتگو میں شاستری نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں چھاپہ ماروں نے چین کی جنگی تدبیروں کو اپنایا ہے۔ شاستری نے اعتراف کیا کہ مقبوضہ کشمیر کے حالات نازک ہیں۔ اندیشہ ہے کہ حملہ آوروں کی سرگرمیاں اور تیز ہوں گی۔ کل ہندوستانی وزیر دفاع چاون نے بھی پارلیمنٹ میں یہ الزامات لگائے تھے کہ چینی افسر آزاد کشمیر میں فوجی ترتیب پر متعین ہیں

کراچی ۱۸ اگست - حکومت پاکستان نے کرگل کے علاقہ میں آزاد کشمیر کی تین چوکیوں پر ہندوستانی فوج کے قبضہ کے خلاف اقوام متحدہ سے سخت احتجاج کیا ہے کل ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب سید امجد علی نے کل نیویارک میں سیکرٹری جنرل اوتھان سے ملاقات میں یہ احتجاج کیا۔

مظفر آباد ۱۸ اگست - ہندوستانی حکومت مقبوضہ کشمیر کے عوام کا تعاون حاصل کرنے میں بری طرح ناکام ہو گئی ہے جس کا اظہار آل انڈیا ریڈیو کی نشریات سے بھی ہوتا ہے جس میں مقبوضہ کشمیر کے عوام کا تعاون کا ذکر معنی خیز طریقہ سے نظر انداز کر کے ہندوستانی حکام کو جموں و کشمیر کا واحد محافظ ظاہر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کل ہندوستان ریڈیو نے شام ۶ بجے کشمیری پروگرام میں کہا:- وزیر اعظم شاستری نے بجا طور پر یہ کہا ہے کہ کشمیری عوام کی حفاظت ہندوستان کے بہادر سپاہی کریں گے اور وہ کشمیر کو جوان وطن سے جلد صاف کر دیں گے"۔ سری نگر ریڈیو نے اس کے بعد ایک پروگرام میں ہندوستانی وزیر دفاع مسٹر چھاگلہ کے یوم آزادی کے پیغام کا ذکر کیا جس میں انھوں نے کہا تھا "ہندوستانی جوان وطن کو عنقریب کچل دیں گے" ہندوستانی فوج کو پروپیگنڈہ میں الجھانے کا مقصد آل انڈیا ریڈیو کے شام ۶ بجے کے نشریہ سے واضح ہو جاتا ہے جس میں کہا گیا کہ ہندوستانی فوجیں ۴۷ء سے ہی مقبوضہ کشمیر میں اپنی پوزیشن مضبوط کر رہی ہیں۔ اس کا مطلب کشمیری عوام کو یہ اشتباہ کرنا تھا کہ انھیں جنگ آزادی ترک کر دینی چاہیے ورنہ ہندوستانی فوجیں انھیں کچلنے کی طاقت رکھتی ہیں

ملفوظات
حضرت مسیح موعود علیہ السلام
مکمل سیٹ دس جلدوں میں
رعایتی قیمت علاوہ محصولڈاک نستر روپے صرف
ملنے کا پتہ:- الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ۔ ربوہ

ولادت

مکرم جمیل الرحمٰن صاحب خلیل انسپکٹر بیت المال کے ہاں خداوند کریم نے مورخہ ۱۵/۸/۶۵ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام نومولود کی درازی عمر اور سعادت مند ہونے کے لیے دعا فرمائیں

(محمد شریف انسپکٹر بیت المال)

خصوصی
ہیرے
دیگر بیش قیمت پتھر و خوبصورت جدید قسم
کے زیورات دستیاب ہیں
فرحت علی جیولرز ہی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

ہمدرد نسوانی (اٹھ اکی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق جیڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس روپے ۱۹

اسلام نے انسانی اعمال اور اخلاق پر غذا کے اثرات کو واضح طور پر تسلیم فرمایا ہے

اسی لئے اُس نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ غذائی معاملات میں طیبات کو ترجیح دیا کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قرآن مجید کی آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ (بقرہ ۱۷۳) کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:-

"اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حلال کی بجائے صرف طیب کا لفظ رکھا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں خاص طور پر مومنوں کو مخاطب کیا گیا ہے یعنی اعلیٰ درجہ کے مومنوں کو ورنہ اس رکوع کے شروع میں بھی یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا میں الناس سے مراد مومن ہی تھے۔ کیونکہ کفار کو قرآن کریم مسائل تفصیلی میں حکم نہیں دیتا۔ لیکن وہاں الناس سے ادنیٰ درجہ کے مومن مراد تھے جو طبعی خواہشات کی طرف جھکنے والے تھے۔ اسی لئے وہاں ان کی کمزوریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ حکم دیا ہے کہ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا۔ یعنی جو کچھ حلال اور طیب ہے کھاؤ۔ کیونکہ ہو سکتا تھا کہ وہ صرف طیبات تک اپنے آپ کو محدود نہ رکھ سکتے۔ بلکہ خاص عظمت و حرمت کے دائرہ کے اندر ہی رہنا چاہیں اور زیادہ پابندیاں اپنے لئے برداشت نہ کر سکیں۔ لیکن یہاں خاص درجہ کے مومنوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حکم دیا کہ كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ تم صرف وہ طیبات استعمال کرو جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے حکم کے نتیجہ میں فرمایا تھا کہ تم شیطان کے پیچھے چلنے سے بچ جاؤ گے لیکن یہاں یہ فرمایا کہ اگر تم صرف طیبات ہی استعمال کرو گے تو اس کے نتیجہ میں تم اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لا سکو گے۔ یعنی تمہیں ایسے نیک اعمال کی توفیق ملے گی جو تمہاری روح کو اللہ تعالیٰ کے آستانہ کی طرف کھینچ کر لے جائیں گے۔ جیسے دوسرے مقام پر وضاحتاً فرمایا کہ یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا (مومنون آیت ۵۲) یعنی اے ہمارے رسولو! تم طیبات کھاؤ اور مناسب حال اعمال بجالاؤ گویا اسلام نے انسانی اعمال اور اخلاق پر غذا کے اثرات کو واضح طور پر تسلیم فرمایا ہے اور مسلمانوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ اس نقطہ کو ہمیشہ مدنظر رکھیں اور غذائی معاملات میں طیبات کو ترجیح دیا کریں تاکہ ان کے اخلاق بھی متوازن رہیں اور ان میں ناواجب اونچ نیچ کا کوئی پہلو دکھائی نہ دے۔ غرض یہاں اعلیٰ درجہ کے ایمان کے مناسب حال كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ فرمایا۔ اور جب انسان طیبات پر حصر کرے گا تو نہ صرف یہ کہ وہ مشتبہات سے بچ جائے گا بلکہ وہ صالحات کی بھی توفیق پائے گا پس اعلیٰ درجہ کے مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر حلال بھی نہ کھائے بلکہ خاص طور پر طیب کو مدنظر رکھے۔ یا پھر اس آیت میں صرف طیب کو اس لئے بیان کر دیا کہ حلال اسی میں آجاتا ہے"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۳۳۸)

پاکستان کشمیری حریت پسندوں کی پوری امداد کرے گا

وزیر امور کشمیر چوہدری علی اکبر کا بیان

راولپنڈی ۱۹ اگست:- وزیر داخلہ و امور کشمیر چوہدری علی اکبر نے کہا ہے کہ ضرورت پڑنے پر پاکستان مجاہدین کی پوری پوری مدد کرے گا۔ آزاد کشمیر کے عوام کو حق حاصل ہے کہ وہ اس مرحلہ پر اپنے مقبوضہ کشمیر کے بھائیوں کی مدد کریں۔ ان کے اس حق پر نہ تو کوئی معترض ہو سکتا ہے اور نہ اس کو چیلنج کیا جا سکتا ہے

انہوں نے کہا کہ سامراجی طاقتوں کا شروع سے ہی یہ وطیرہ رہا ہے کہ وہ آزادی کی خاطر لڑنے والوں کو باغی اور کرائے کے سپاہی کا نام دیتی ہیں۔ اگر کشمیر کے قسمت آزماؤں کو یہ نام دیا گیا ہے تو یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے وزیر داخلہ نے ہندوستانی حکام کو تلقین کی کہ وہ صدر ایوب کے مشورے پر عمل کریں۔ کیونکہ اس علاقے میں امن کے قیام کے لئے یہی ایک راستہ ہے آپ نے کہا کشمیری مجاہدین آزمائش کے اس لمحہ میں ان تمام لوگوں کی ہمدردی کے مستحق ہیں جو عوام کے حق خود ارادیت پر یقین رکھتے ہیں۔

بھارت نے وزرائے خارجہ کے مذاکرات یکطرفہ طور پر منسوخ کر دیئے

ہندوستان نے قبل از وقت فیصلہ کر کے غلط اقدام کیا ہے (ذوالفقار علی بھٹو)

کراچی ۱۹ اگست۔ رن کچھ کے سمجھوتے کے تحت ۲۰ اگست جمعہ کے روز نئی دہلی میں ہندوستان اور پاکستان کے وزرائے خارجہ کی اعلیٰ سطح کی جو کانفرنس ہونے والی تھی ہندوستان نے یکطرفہ فیصلہ کر کے اسے منسوخ کر دیا ہے۔ اور یہ تجویز پیش کی ہے کہ ا[illegible] معاہدے کے تحت اس ملاقات کو ناکام قرار دیتے ہوئے رن کچھ کا تنازعہ ثالثوں کے سپرد کر دیا جائے۔ بھارت کے وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ نے مسٹر بھٹو کے نام کل صبح ایک پیغام بھیجا جس میں کہا گیا ہے کہ اس وقت دونوں ملکوں کے تعلقات خراب ہونے سے جو ماحول پیدا ہو چکا ہے اس کے پیش نظر جمعہ کو ہونے والی بات چیت کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوگا

وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے سردار سورن سنگھ کے پیغام پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہندوستان کا قبل از وقت فیصلہ کر لینا غلط ہے دونوں ملکوں کی بات چیت میں رن کچھ کے علاوہ دوسرے مسائل بھی زیر بحث آنے والے تھے۔ اور اس بات کا غالب امکان تھا کہ دونوں ملکوں کے تعلقات بہتر ہو جاتے۔ اب چونکہ ہندوستان نے یکطرفہ فیصلہ کر لیا ہے اس لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اس فیصلہ کو مان لیا جائے اور رن کچھ کے معاہدے کے اگلے مرحلے پر عمل درآمد کرتے ہوئے یہ تنازعہ ثالثوں کے سپرد کر دیا جائے۔

رن کچھ کے سمجھوتے کے تحت دونوں ملکوں کے مذاکرات ۲۰ اگست سے شروع ہونے والے تھے اور وزیر خارجہ مسٹر بھٹو اس سلسلے میں آج نئی دہلی روانہ ہونے والے تھے

بارہ مولا میں مجاہدین کا بھرپور حملہ

ایک کرنل لیفٹیننٹ کرنل اور کیپٹن ہلاک

مظفر آباد ۱۹ اگست صدائے کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ گزشتہ شب مجاہدین نے بارہ مولا میں ایک ہندوستانی بریگیڈ کے ہیڈ کوارٹرز پر حملہ کر کے ۲۲ ہندوستانی فوجیوں کو جن میں ایک کرنل ایک لیفٹیننٹ کرنل اور ایک کیپٹن شامل تھے کو ہلاک کر دیا۔

پونچھ، اوڑی اور جموں میں زبردست جھڑپیں ۱۴۶ بھارتی فوجی ہلاک

مجاہدین کی یلغار روکنے کے لئے بھارت نے خاص فوجی دستے میدان جنگ میں جھونک دیئے

راولپنڈی ۱۹ اگست۔ ہندوستان نے سری نگر پر انقلابی مجاہدین کی یلغار روکنے کے لئے ہندوستانی فوج کے خاص دستے میدان جنگ میں جھونک دیئے۔ ہندوستانی فوج کے عام سپاہی مجاہدین کا مقابلہ کرنے میں ناکام ہو گئے ہیں اور اب اپنی خندقوں اور دمدموں سے باہر نہیں نکلتے۔ گزشتہ روز پونچھ، جموں اور اوڑی کے علاقوں میں ہندوستانی فوجوں اور مجاہدین کے درمیان زبردست جھڑپیں ہوئیں جس میں ۱۴۶ ہندوستانی سپاہی مارے گئے۔

ایک جھڑپ میں ہندوستانی فوجیں بہت سے ہتھیار چھوڑ کر میدان سے بھاگ نکلیں۔

مجاہدین نے فوجی اہمیت کے دو اور پلوں کو تباہ کر کے ہندوستانی فوجوں کی نقل و حمل کا نظام معطل کر دیا ہے۔ جموں کے علاقہ میں انقلابی مجاہدین کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں سے گھبرا کر ہندوستانی حکام نے دو ماہ کے لئے ہر قسم کے مظاہروں اور جلسوں پر سخت پابندی عائد کر دی ہے

انقلابی کونسل کے ریڈیو نے کل رات گئے اپنی نشریات میں بتایا کہ ہندوستانی فوجیں سرینگر پر مجاہدین آزادی کی بڑھتی ہوئی یلغار کو روکنے میں ناکام ہو گئی۔ بھارتی فوجی مجاہدین کے خوف سے اپنی خندقوں اور دمدموں سے باہر نہیں نکلتے۔ ہندوستانی حکام نے اس صورت حال پریشان ہو کر اپنے خاص اور چیدہ فوجی دستے میدان جنگ میں جھونک دیئے ہیں ہندوستانی دستوں نے کل مجاہدین کے مورچوں پر کئی حملے کئے لیکن انہیں ہر بار سخت نقصان اٹھا کر پسپا ہونا پڑا۔

گزشتہ روز ہندوستانی فوجیں اور مجاہدین آزادی کے درمیان مختلف معرکوں میں ایک سو چھیالیس ہندوستانی فوجی مارے گئے۔ اور بے شمار زخمی ہوئے۔ ان معرکوں میں ہندوستانی فوجوں کا بہت سا اسلحہ مجاہدین کے ہاتھ لگا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴